

حضرت مولانا عبدالقادر ابوبوی

(ذ: مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

حضرت مولانا عبدالقادر ابوبوی رحمۃ اللہ علیہ اس عہدِ آخر میں اولیائے کاملین کا نمونہ تھے ان کے فیضِ صحبت و تربیت و اصلاح و ارشاد سے ہندستان و پاکستان کے لاکھوں مسلمانوں کو فائدہ پہنچا۔

تین سو تیس صفحے کی اس کتاب میں حضرت مولانا ابوبوی کی سیرت اور شخصیت ان کے نمایاں صفات، ان کا اندازِ تربیت، توازن و بہا و قیمت تعلق و خلوص و محبت، ہر چیز زندہ و متحرک بن کر سامنے آگئی ہے۔

قیمت مجلد پانچ روپے

مکتبہ اسلامیہ، ۳۷ گوئن روڈ، لکھنؤ

پاکستانی خریدار

حسب ذیل پتہ پر چھ روپے آٹھ آنے ۶/۸ فی کتاب کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ پہلی رسید ہم کو بھیجیں، کتاب جبری ارسال کر دی جائیگی

پاکستانی خریدار کے لئے پتہ

سید محمد ناصر صاحب، ۱۵ گلشن روڈ، آئی اے کالونی، کراچی ۵

سید محمد ثانی ایڈیٹر، پتہ پورہ، لکھنؤ، ۲۰۰۰ گوئن روڈ، لکھنؤ، ۲۰۰۰

Regd. No. L 197

زاد سنہ

یعنی

احادیث صحیحہ کا مجموعہ

امام نووی شارح صحیح مسلم کی مقبول کتاب

ریاض الصالحین کا عام فہم ترجمہ

فہرستی حواشی و تشریحی عنوانات کے ساتھ

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتابچہ اور منزل آخرت کا

بہترین زاد سفر

خواتین کا
دینی ترجمان

مجلد اول

ماہنامہ



جلد ۱۶۵۲
۵۹۲۹۵

مسلمان خواتین کا دینی ترجمان



جلد فروری ۱۹۶۲ء، مظاہر رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ نمبر ۲

مدیر محمد ثانی حسنی

فوری چھپنا

ماکہ غیر جبری دارک
۶ شنگارت
ماکہ غیر جبری دارک
۱۰ شنگارت

معاون امۃ اللہ تبیم

دفتر

ماہ نامہ رضوان، گون روڈ کھنؤ
پاکستان میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی ماہنامہ

پاکستان میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی ماہنامہ
ادارہ نشر و اشاعت اسلامیات متصل خیر المدارس، ملتان
(۱) از تاریخ تک پہنچنے والے نو خریداری نمبر کے حوالے سے مطلع فرمائیے
(۲) پاکستانی حضرات کو ارسال کے علاوہ جلاوطن کتابت مع خبر خریداری فرموان گون روڈ کھنؤ سے کریں

اس شمارہ میں

نمبر	مضمون نگار	مضمون	نمبر
۳	مدیر	خدا کے نام سے !	(۱)
۵	حضرت لانا محمد عبدالرشک و رضا قادری	قرآن کے آئینے میں	(۲)
۷	امۃ اللہ تسنیم	حدیث کی روشنی میں	(۳)
۹	حبیب احمد حامی ناروی	نعت	(۴)
۱۰	عسریٰ النساء	حضرت اسماء بنت یزید	(۵)
۱۲	بیگم مولانا عثمان قاسمی	رحمت کا ہینہ	(۶)
۱۶	محمد منصور خان نعمانی	نیکی کی ہدایت	(۷)
۱۹	نصر اللہ خان عزیز	جنت کے خریدار	(۸)
۲۳	راشدہ نظیر پنہاں	شوق جنت	(۹)
۲۷	استاذ علی طنطاوی	دوسری شادی	(۱۰)
۳۱	شاکرہ خاتون لاری	نہیں اصول	(۱۱)
۳۲	سید محمد استبصار ندوی	یہ یورپ ہے	(۱۲)
۳۵	مس ج صاحبہ	امور خانہ داری	(۱۳)
۳۷	ثریا قمر شبلی	ہمارا دسترخوان	(۱۴)



خدا کے نام سے !

شَهِرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ

مبارک ہو کہ رمضان مبارک آیا، خوش قسمت ہیں وہ مرد و عورت جو اس
 سراپا خیر و برکت اور خدا کی عظیم نعمت کی قدر کریں، اس ماہ کے دنوں اور
 راتوں کو اپنی عبادت، تلاوت، ذکر و دعا اور اپنے نفس کے محاسبہ سے آباد
 کریں، کہتے ایسے تھے جو اسکی آمد سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور
 اس کے انتظار میں زندگی کے دن پورے کر گئے اور کہتے ایسے ہیں جو اسکی آمد کے
 دن گنتے تھے اور آخر کار خدا نے اسکی آرزو پوری کی، رمضان آیا تو ان کے چہرے
 کھل اٹھے، دل باغ باغ ہو گئے، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل ایمان کی روشنی
 سے منور اور زندگی عمل صالح سے معمور ہے، رمضان آیا تو جوش دستی میں وہ بخود
 ہو گئے، زبان کو قابو میں رکھا اور دل گندے خیالات سے پاک، نگاہیں پست اور
 پیشانی خدا کے حضور میں جھکی ہوئی۔ پہلا عشرہ گزرا تو رحمت خداوندی سے سرفراز
 ہوئے، دن کو پورے آداب کے ساتھ روزہ رکھا، رات آئی تو شب بیداری
 خدا کو راضی کیا، نہ کسی کی غیبت، نہ جھیل خوری، نہ سخت کلامی، کسی نے اگر کچھ کہہ دیا
 تو یہ کہہ کر کہ میں روزہ سے ہوں بات ٹال دی، قدم قدم پر دعائیں، ذکر خداوندی
 دوسرا عشرہ آیا تو اور ذوق و شوق بڑھا، مغفرت کے امیدوار بلکہ اسپر نصیب اور آخری

عشرہ تو ان سے خوش بختوں کے لئے سہاگ بن کر آیا، ایک موسم بہار کی مانند وہ ہیں اور خدا کی بارگاہ ہمدن سجدہ ریزی، ہمہ وقت شکر گزاری۔

ہر روز روز عید، ہر شب، شب است

اور آخری عشرہ، پھر اسکی راتیں تو پختہ کی ہیں، کتنے لمبے مومن بندے ہیں جو ان آخری دنوں اور آخری راتوں کا ایک ایک لمحہ قیمتی سمجھتے ہیں جو بھی لمحہ گزر جاتا ہے تو سمجھتے ہیں کہ زندگی کی عزیز متاع گم ہو گئی ہے اور شب تدر، سو اس کا کیا کما، کسی نے کہا ہے :-

دن گئے جاتے تھے اس دن کے لئے

آج وہ رات آئی ہے جس پر دن بھی قربان جس کے لئے بے شمار دن گئے جاتے تھے، یہ مقدس رات اپنے جلو میں خدا کی بے شمار رحمتیں اور برکتیں خیر و سلامتی لئے آئی ہے اور نہ معلوم کتنے خوش بختوں کی مغفرت کر اگر چلی جاتی ہے، خدا سے بزرگ اسی رات کے متعلق فرماتا ہے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ سَهْرٍ تَنْزِيلُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا يٰٓاٰذِنٌ رَبِّيْهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرِ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلِعِ الْفَجْرِ

بارک ہیں وہ لوگ جو رمضان کو موسم بہار جانیں، ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، خصوصاً آخری عشرہ اور اپنی محنتوں سے آخری شب کا انعام حاصل کر لیں نہ معلوم کتنوں کا یہ آخری رمضان ہو اور پھر ان کو ان کی زندگی میں نصیب نہ ہو، شدتاً اس مبارک ماہ کو ہماری آپ کی زندگی میں ہر سال لائے اور اس کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کے آئینے میں

☆ امام اہلسنت حضرت مولانا محمد عبدالرشک وفاروقی

روزہ کی فضیلت اور تاکید اور رمضان کی فضیلت

قرآن مجید کو اگر دیکھیے تو کہیں روزے کی فضیلت بیان ہو رہی ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَيّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ " اے ایمان والو فرض کیا گیا تم پر روزہ چند دنوں، جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پر ہیزگار ہو جاؤ اور کہیں روزے کی فضیلت بیان ہو رہی ہے کہ اِنَّ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ، روزہ رکھنا تمہارا، تمہارے لئے بہتر اور مفید ہے۔ کہیں ماہ صیام کی بزرگی ظاہر فرمائی جاتی ہے کہ شَهْرٌ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْفُرْقٰنِ وَالْفُرْقٰنِ - رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اُنا را گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنا ہے اور نشانیاں ہیں ہدایت کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔ حتیٰ کہ ایک پوری سورت اسکی ایک رات کی فضیلت میں نازل ہوئی (انا انزلناہ فی لیلۃ القدر) نماز ہو بالاتفاق تمام عبادات میں عالی اور اعظم ہے، اس کے مسائل بھی کتاب اللہ میں اس قدر نہیں ہیں جتنے روزے کے ہیں، رویت ہلال کے احکام بیان ہوتے ہیں کہ مَنْ تَمَّ شَهْرًا مِنْكُمْ فَلْيَصُمْهُ - جو شخص تم میں سے

پائے اس مہینے کو تو چاہیے کہ روزہ رکھے اس کا۔ کہیں روزے کی ابتدا
 انتہار اور فطر کے احکام ارشاد ہوتے ہیں کہ **ثُمَّ أَنْتُمْ وَالصِّيَامُ**
إِلَى اللَّيْلِ پھر پورا کر دو روزہ کو رات تک، اور کہیں سحر کھانے کی اجازت
 اور اس کا وقت بیان فرمایا جاتا ہے **كُلُوا مَا شِئْتُمْ حَتَّىٰ يَبْتَدِيَنَّ**
لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ وہ
 کھاؤ اور پیو تم یہاں تک کہ ظاہر ہو تم کو سفید کپڑا (صبح صادق) سیاہ کپڑا
 (رات) سے فجر کے وقت تک کہیں اختگاف کا ذکر ہو رہا ہے کہ **وَلَا**
تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اور نہ ملو عورتوں سے
 جس حالت میں کہ تم متعلق ہو مسجدوں میں، کہیں اس کی قضا کے احکام
 ارشاد ہوتے ہیں کہ **مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ**
مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اس کو شمار
 کرنا چاہیے۔ دوسرے دنوں سے کہیں مغزورین کے حق میں خطاب
 ہوتا ہو کہ **وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَ فَدِيَةً طَعَامٍ مِّمَّا كَسَبُوا** اور ان لوگوں پر جو
 طاقت نہیں رکھتے ہیں اور اس روزے کی، واجب ہر صدقہ ایک محتاج کا کھانا۔
 غرض کہ اسی طرح بکثرت کتاب اللہ میں اس کا ذکر ہے کہیں صراحت کہیں اشارہ
 صبر کی لفظ سے قرآن مجید میں اکثر یہی مراد ہے۔ قولہ تعالیٰ:

وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ - مدد چاہو روزے اور
 نماز سے۔ مراد یہاں روزہ ہے۔

حدیث کی روشنی میں

امۃ اللہ تسنیم



آیات: **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ** وَمَا أَدْرَاكَ مَا
 لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّيْلِ الْمَلَكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا
 يَأْذُنَاتُ رَبِّهِمْ **مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَّمَ** وہی حتی مطلع الفجر (۱۱)
 ترجمہ: ہم نے نازل فرمایا (قرآن) شب قدر میں۔ تم جانتے ہو
 شب قدر کیا چیز ہے، شب قدر ہزار امینوں سے بہتر ہے، فرشتے
 اور جبریل اسی رات میں اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں اور طلوع فجر
 تک وہ رات سلامتی کی ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ **إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ** (دعا ہم
 ہم نے اس کو نازل فرمایا ایک مبارک رات میں، بیشک ہم ڈرانے والے ہیں
 احادیث: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان اور اجر کی خاطر نماز پڑھے تو اس کے
 اگلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

شب قدر آخری طاق | حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ بعض صحابہ
 راتوں میں ہے | نے پھلی طاق راتوں میں لیلۃ القدر خواب کے
 اندر دیکھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم سب نے آخری

طاق راتوں ہی کے متعلق خواب دیکھا ہے پس جو شخص شب قدر کی تلاش میں ہو اس کو چاہیے کہ آخری طاق راتوں میں تلاش کرے۔ (بخاری مسلم)

عشرہ اخیرہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی پچھلی دس رات میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رمضان کی پچھلی دس راتوں میں شب قدر تلاش کرو (ب-م)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے آخر عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرو (ب-م)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخر عشرہ میں پوری رات جاگتے تھے اور اپنے گھروالوں کو بھی جگاتے تھے اور عبادت کے لئے کمر کس کرتا رہتا تھا (بخاری مسلم)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں عبادت کرنے میں ایسی کوشش کرتے تھے کہ ایسی کسی نہیں میں نہ کرتے تھے اور رمضان کے پچھلے عشرہ میں ایسی کوشش فرماتے تھے جو دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے (مسلم)

شب قدر کی خاص دعا حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں شب قدر پہچان لوں تو اس وقت کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا تم یہ کہو: **اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ غَفِيْبُ الْعُصْرِ فَاعْفُ عَنِّي**۔ اسے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند فرماتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔

ذِئْبٌ

☆ حبیب احمد حامی نادروی

محسوس نظر نور خرا دو جہاں بھی ہیں
پھر اس پر وجہ تخلیق زمین و آسماں بھی ہیں
ہدایت پر انھیں کی ہر کسی کو چاہیے چلنا
یہ رہبر بھی ہیں، جاوہ بھی ہیں نزل کے نشان بھی ہیں
انھیں کے دم سے تو دونوں جہاں کی تربیت ہے
مکان میں رہ کے یہ زیب فضائے لامکاں بھی ہیں
بلندی آدمیت کو دی اپنے جہد پیہ سے
زمانے کے لئے اک مشعل راہ جہاں بھی ہیں
محبت ان کی جنت ہے، عداوت ان کی دُرخ ہے
زمانے کے لئے پہاڑ سود و زباں بھی ہیں،
غریبوں کا سہارا ہیں وہی دنیا میں لے حامی
مرے آقا دوائے دردِ قلب بکیاں بھی ہیں

حضرت اسماء بنت زید رض

آپ کا نام اسماء تھا اور کنیت اُم سلمہ، ہجرت کے بعد مسلمان ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند عورتوں کے ساتھ حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔

”مسلمان عورتوں کی جانب سے ایک پیغام لے کر آئی ہوں خدا نے آپ کو مرد و عورت سب کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے، ہم نے آپ کی پیروی کی ہو اور آپ پر ایمان لائے ہیں لیکن ہمارا حال مردوں سے بالکل جدا ہے ہم پردہ میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے جمعہ اور جماعت کی شرکت سے محروم ہیں اور مرد جمعہ اور جماعت میں شریک ہوتے ہیں، مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، جنازہ کی نماز پڑھتے ہیں، حج کو جاتے ہیں اور سب بڑھ کر یہ کہ جہاد میں شرکت کرتے ہیں لیکن ہم عورتیں گھر میں رہ کر اولاد کی پرورش کرتے ہیں، گھروں کی حفاظت کرتے ہیں، چرخہ کاٹتے ہیں تو کیا ان صورتوں میں ہم عورتوں کو بھی کچھ ثواب ملے گا؟“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی خاتون کی یہ بات سنی تو حاضرین سے فرمایا کہ تم نے کسی عورت سے ایسی گفتگو سنی ہے، لوگوں نے کہا نہیں، پھر آپ نے حضرت اسماء کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ ”عورت کے لئے شوہر کی رضا جوئی

نہایت اہم ہے اگر وہ حق و حقیقت ادا کرتی ہے اور شوہر کی مرضی پر چلتی ہے تو مرد کو جس قدر ثواب ملتا ہے عورت کو بھی اسی قدر ملتا ہے۔“

حضرت اسماء جب حضور کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ کے ساتھ آپ کی خالہ بھی تھیں، خالہ سونے کے کنگن اور انگوٹھیاں پہنے ہوئے تھیں، آپ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ بولیں نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا۔

”تو کیا تم کو یہ پسند ہے کہ خدا آگ کے کنگن اور انگوٹھیاں پہنائے، حضرت اسماء نے کہا خالہ ان کو اتار دو، چنانچہ تمام چیزیں اتار کر رکھ دیں۔“

بیعت کے لئے حضرت اسماء نے کہا، یا رسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھائیے۔ ہم آپ سے بیعت کریں، آپ نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا۔

حضرت اسماء بڑی فہیم اور ذی عقل تھیں، ان کی وجہ سے مسلمان خواتین کو بہت سے مسائل معلوم ہوئے، وہ حضور سے بے جھجک مسائل معلوم کرتیں اور دوسری مسلم خواتین کی طرف سے نمائندگی کرتیں۔

اوپر کی چند سطروں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ مسلمان خاتون کا مرکز اس کا گھر ہے، وہ گھر میں رہ کر خدا کو راضی کر سکتی ہے اور اس کے ذمہ ایسی تہ و دارباں ہیں جن کو گھر میں رہ کر پورا کر سکتی ہے، جیسے گھر کی حفاظت، شوہر کی خدمت، اولاد کی تربیت، حقوق کی ادائیگی، حقیقت عورت کا دائرہ عمل کا گھر ہے، (۲) سونے کا زیور اسی وقت پہن سکتی ہے کہ اسکی زکوٰۃ ادا کرے (۳) کسی غیر مرد سے مصافحہ نہیں کر سکتی۔

مسلم خواتین حضرت اسماء بنت زید کی زندگی کو مشعل راہ بنائیں اور ان واقعات کو مشعل راہ بنائیں اور ان سبق حاصل کریں

رحمت کا مہینہ

(اختری بیگم مولانا عثمان قاسمی پبلسر)

رمضان المبارک کا مہینہ تمام مہینوں میں افضل ہے، یہ وہ عظیم اور تیرک مہینہ ہے جس میں تمام انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے قرآن اُتارا گیا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْفُرْقَانِ

مہینہ رمضان کا جس میں قرآن اُتارا گیا، ہدایت کرتا ہے لوگوں کو اور ہدایت کی اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی دلیلیں ہیں، اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس مہینے میں ایک رحمت نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے اور ایک فرض کا ثواب دوسرے دنوں کے ستر فرض کے برابر ہے، اس کا پہلا عشرہ رحمت ہے یعنی پہلے دس دنوں میں خدا کی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے (دوسرا عشرہ مغفرت ہے اور آخری عشرہ (دوزخ سے رہائی) آزادی کا ہے۔ رمضان کی پہلی شب آتے ہی شیاطین جکڑ دئے جاتے ہیں، سرکش جن قید کر دیے جاتے ہیں، دوزخ کے تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا ہے، جنت کے تمام دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ بند نہیں دکھا جاتا ہے۔ خدا لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور رہائی دیتا ہے۔ ہر روز ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ "اے خیر کے

طلب کرنے والے سامنے آؤ اور شر کے چاہنے والے رُک جاؤ۔ حضور نے فرمایا ہے کہ "رمضان تمام مہینوں کا سردار ہے۔" رمضان کا ہر دن عید اور ہر شب شبِ برات ہے۔ رمضان میں پورے مہینے ہر رات حضرت جبریلؑ آنحضرتؐ کے پاس تشریف لاتے تھے اور نازل شدہ قرآن کا دور کرتے تھے۔ آپؐ شجیان ہی سے رمضان کی تیاری فرماتے تھے اور اس کے استقبال کے لئے ہمہ تن مستعد ہو جاتے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے "جو شخص ثواب سمجھ کر رمضان کے روزے رکھے اور رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینہ کو عید کا مہینہ فرماتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی راتوں میں لوگوں کو عبادت کی ترغیب دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی رمضان کی رات میں عبادت کرے گا اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔" ایک حدیث میں حضورؐ نے فرمایا کہ اس (مہینہ رمضان) میں ایک رات اللہ کی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کے فائدے سے محروم رہا وہ بیشک (بڑا ہی) بے نصیب ہے یقیناً اس مبارک ماہ کے فوائد و رحمتوں سے محرومی انتہائی بد قسمتی ہے اور میں روزہ اسی لئے فرض کیا گیا ہے تاکہ انسان اپنے اندر کامل تقویٰ پیدا کر سکے اور صحیح معنوں میں کھانا پینا و دیگر دنیاوی لذتوں کو چھوڑ کر صفت باری سے مشابہت پیدا کرے جس سے حقیقی روحانیت حاصل ہو، یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ تمہارا پروردگار تمہارے لئے ہر رات کے بدلے میں دس

سے لے کر سات سو تک ثواب ملتے ہیں، مگر روزہ کہ وہ (صرف) میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا۔ اس سے بڑھ کر روزے کی اہمیت اور روزہ کی فضیلت اور کیا ہو سکتی ہے؟ ایک حدیث میں آیا ہے کہ روزہ گناہوں کے (بچنے کے لئے) ڈھال ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بواشر کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت سے عرض کیا کہ حضور مجھ کو کوئی ایسا عمل بتادیں جس کو میں (بطور یادگار) آپ سے قائم رکھوں۔ حضرت نے فرمایا روزے کو اپنے اوپر لازم کر لو، اس لئے کہ کوئی عمل اس کے برابر نہیں ہے۔ حضرت ابوسعید خدری روایت فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک دن روزہ رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے دوزخ کو ستر برس کی مسافت کے مقدار دور کر دے گا۔ بندہ کو روزہ ہی کی بدولت خدا کے دیدار کی عظیم نعمت حاصل ہوگی۔ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے، اس میں صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت مقبول ہوگی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پورے سال کا تحفہ سمجھتے تھے، اس لئے اس مہینہ میں بہت زیادہ عبادت میں مشقت اٹھاتے تھے روزے کو عظیم فضیل اور اکمل ترین عبادت سمجھ کر اس میں بہت زیادہ حریص تھے، حضرت عمر بن العاص ہمیشہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ سوائے ایام ممنونہ (پورے سال میں پانچ دن) ہمیشہ روزے رکھتے تھے۔ حضرت ذبیح رضی اللہ عنہما فرماتی

ہیں، ہم خود بھی روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی رکھواتے تھے، جب وہ کھانے پینے کے لئے روتے تو کھلونے سے بہلانے تھے اور شام تک اسی طرح بہلانے رکھتے تھے۔

روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے جو کبھی غیر خدا کے لئے نہیں کی گئی اس میں ریا اور نمائش کا احتمال نہیں ہے، روزہ رکھ کر انسان اپنے کو خدا کی صفقت سے مقصد کرتا ہے اور اسے جب تک وہ روزہ سے ہوتا ہے، دنیاوی لذائذ سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے، روزہ ایک مخفی اور اہم روحانی عبادت ہے اس سے انضباط نفس، خواہشات پر کنٹرول، خلق خدا اور سبھی نوع انسان کی ہمدردی، غرباء و مساکین کی اعانت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، دل کی صفائی اور روح کی پاکیزگی و تقدس حاصل ہوتی ہے اور نیک اعمال کی طرف رغبت ہوتی ہے اس لئے ہمیں یہ چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ نماز پڑھیں، کلام پاک کی تلاوت کریں اور صدقات و خیرات کے ذریعہ غرباء و مساکین کی زیادہ سے زیادہ اعانت مدد کریں، آنحضرت کی سخاوت و سخاوت رمضان میں بھلا سے بھی تیز ہوتی تھی، روزہ کی علت حصول تقویٰ ہے اور تقویٰ دل کی پاکیزگی کا نام ہے اس لئے روزے کے دنوں میں ہمیں ہر طرح محتاط رہنا چاہیے، غیبت، چغلی، جھوٹ، مکر، دھوکہ، فریب، لڑائی، جھگڑا، شور و غل اور دوسری ہر طرح کی بُرائی سے اپنے آپ کو بچائیں۔ حضور نے فرمایا ہے "روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے بلکہ بُرائی سے رکنے کا نام روزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مبارک کی بے پایاں رحمتوں سے نوازے اور اسکی برکتوں سے مستفیض فرمائے، آمین۔"

نیکی کی ہدایت

☆ محمد مصور خاں نعمانی (بھوپال)

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوتِ حق لے کر کھڑے ہوئے تو آپ تنہا تھے، کوئی آپ کا ہم خیال نہ تھا، دنیوی کوئی طاقت آپ کو حاصل نہیں تھی، ان میں سے کوئی حق بات سننے کو تیار نہ تھا، بالخصوص جس کلمہ حق کی آپ تبلیغ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے اس سے تمام قوم کے قلوب متنفر تھے، وہ خاکِ عرب کے ذرے جو جہل و کفر کی طغیانی کے باعث ماند پڑ گئے تھے پھر چمک اٹھے اور توحید و کلمہ حق کی ایسی خوشبو پھیلی جس نے تمام عالم کو زخرفان زار بنا کر چھوڑا، ان حالات میں کون سی طاقت تھی جس نے ایک مفلس، بے یار و مددگار انسان کے ذریعہ تمام قوم کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اب غور کیجئے کہ آخر وہ کیا چیز تھی جس کی طرف آپ نے مخلوق کو بلایا، جس نے اس چیز کو پایا پھر وہ ہمیشہ کے لئے آپ کا ہو گیا، دنیا جانتی ہے کہ وہ ایک سبق تھا جو آپ کا مقصود اصلی تھا، جس کو آپ نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔

إِلَّا لِلَّهِ الشُّكْرُ ۚ لَا شُكْرَ إِلَّا لِلَّهِ ۚ

بعضاً بعضاً دنیا جانتی ہے کہ اللہ (خدا تعالیٰ) کے علاوہ ہم کسی کی عبادت نہ کریں اور اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی دوسرے کو رب نہ ٹھہرائے خدا کے واحد کو چھوڑ کر،

اللہ وحدہ لا شریک کے سوا ہر شے کی عبادت اور اطاعت و فرمانبرداری کی ممانعت کی اور تمام رشتوں کو جوڑ کر ایک نظامِ عمل مقرر کر دیا اور بتا دیا کہ اس سے ہٹ کر کسی دوسری طرف رخ نہ کرنا۔ اَتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ إِلَيْكُمْ مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ، تم لوگ اس کی اتباع کرو جو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور خدا کے واحد کو چھوڑ کر دوسروں کی اتباع مت کرو،

یہی وہ اصلی تعلیم تھی جس کی اشاعت کا آپ کو حکم دیا گیا۔ اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، اے محمد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف حکمت اور نیک نصیحت سے بلائیے اور یہی وہ شاہراہ تھی جو آپ کے ہر پیرو کے لئے مقرر کی گئی۔

عَقَلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ، کہہ دیجئے

اے محمد یہ ہے میرا راستہ، بلانا ہوں اللہ تعالیٰ کی طرف سمجھ بوجھ کر۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی مخلوق کو بلانا، بھٹکے ہوؤں کو حق

دکھانا، مگر اہوں کو ہدایت کا راستہ دکھانا نبی کریم کا وظیفہ حیات

اور آپ کا مقصد اصلی تھا اور اسی مقصد کی نشوونما کی اب باری کے لئے

ہزاروں رسول بھیجے گئے، ارشاد خداوندی ہے: وَمَا أَرْسَلْنَا مِن

قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ، اور ہم نے نہیں بھیجا تم سے پہلے

.... رسول مگر ان کی جانب وحی بھیجی کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے

اور اللہ کی بندگی کر دو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا رسول ایسا بنا تا ہے کہ

اسکے ذریعہ اپنے بندوں کو وہ اپنے احکام بھیجے جس پر وہ بندوں کو چلانا چاہتا ہے۔ نبی کریم کی حیات طیبہ اور دیگر انبیاء کرام کے مقدس لمحات زندگی پر جب نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ سب کا مقصد اور نصب العین صرف ایک ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا یقین کرنا ہی ایمان و اسلام کا مفہوم ہے اور اسی لئے انسان کو دنیا میں بھیجا گیا، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ، مگر آج ہم تعزیرات میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کا واحد سبب یہ ہے کہ وہ دعوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر دنیا میں تشریف لائے تھے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔ جب تک اسلامی قوانین پر لوگ عمل پیرا رہے برابر ترقی کرتے رہے۔ لیکن جب ان میں اسلامی روح منضمحل ہونے لگی تو ان میں تنزیل پیدا ہونا شروع ہو گیا۔ ہم اپنی بد اعمالیوں کا جائزہ لینے کے بعد بارگاہ ایزدی میں صدق دل سے توبہ کریں اور آئندہ کے لئے پختہ عہد کریں کہ پھر ان گناہوں کا ارتکاب نہ کریں گے تو بہت سزا سے بچیں گے کہ وہ دوبارہ ہم کو تنزیل سے عروج عطا فرمادیں، اور وہ راہ جو ہمارے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرمادی ہے اس پر عمل کریں

لَنْ يَصْلَحَ آخِرُهُذِهِ الْأُمَّةَ إِلَّا بِمَا صَلَحَ بِهِ أَوَّلُهَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

خرید ان حضرات اور خواتین سے اتنا س ہے کہ وہ خط و کتابت کے ذریعے اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں نہ عدم عمل کی سزا برپا ہوتی ہے

نصر اللہ خاں عزیز

جہنت کے خریدار

عفو و درگزر

حضرت زینب بن خنیس جو بصرہ کے جلیل القدر تابعی اور عالم تھے ایک مرتبہ مسجد گئے، نمازیوں کا ہجوم بہت زیادہ تھا، جب جماعت کھڑی ہونے لگی اور لوگ آگے بڑھے تو ایک شخص نے جو ان کے پیچھے تھا ان سے کہا آگے بڑھو، لیکن لوگوں کی کثرت سے آگے بڑھنے کی جگہ نہ تھی، وہ آگے نہ بڑھ سکے، اس شخص نے غصہ میں آکر ان کی گردن میں ٹھوکا دیا، انہوں نے گردن موڑ کر صرف اس قدر کہا: "خدا تم پر رحم کرے۔ خدا تم پر رحم کرے۔" اس شخص نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو زینب تھے وہ فرط غم سے روئے لگا۔

حضرت عبداللہ بن عون کو فہ کے اکابر علماء میں تھے، اسلامی اخلاق کا پاکیزہ نمونہ تھے، زبان پر ان کو اتنا قابو تھا کہ اپنے لوندی غلام بلکہ بکری اور مرغی تک کو گالی نہیں دیتے تھے۔ ہر سچے مسلمان کی طرح جہاد کا شوق رکھتے تھے، اس کے لئے ایک اونٹنی پال رکھی تھی جس کو بہت محبوب رکھتے تھے، ایک مرتبہ ایک غلام کو حکم دیا کہ اس پر پانی لا کر لائے، اس ظالم نے اسے اس قدر بے دردی سے مارا کہ اس کی ایک آنکھ بہ گئی، یہ ایسا حادثہ تھا جس پر

لوگوں کو گمان ہوا کہ ان کو غصہ آئے گا۔ لیکن جب عبد اللہ نے اونٹنی کو دیکھا تو غلام سے صرف اس قدر کہا۔ ”سبحان اللہ! خدام کو برکت ملے ماننے کے لئے تمہیں چہرے کے علاوہ اور کوئی عضو ملتا تھا“ اس کے بعد اس کو گھر سے نکال کر آزاد کر دیا۔

عفو و حلم:

حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم جو امام بن العابدین کے نام سے معروف ہیں، ایک روز مسجد سے نکلے، اثنائے راہ میں ایک شخص ملا، اور بے تحاشا گالیاں دینے لگا۔ آپ کے غلام اور خدام اسکی طرف لپکے کہ اس بد تیزی کی سزا دیں، اپنے روک دیا اور اس شخص سے مخاطب ہو کر کہا:-

”میرے جو حالات تم سے مخفی ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں۔ اگر تمہاری کوئی ضرورت ایسی ہو جسے میں پوری کر سکتا ہوں تو بتاؤ۔“

گالیاں دینے والا شخص یہ سن کر سخت شرمندہ ہوا۔ امام نے اپنا کراہتا رکن سے دیا، اور ایک ہزار درہم نقد عطا فرمائے۔ اس حسن انتقام کا یہ اثر ہوا کہ وہ شخص بندہ بے دام بن گیا اور پکارا اٹھا:

”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے ہیں“

ایک مرتبہ ایک شخص نے امام موصوت کو اطلاع دی کہ فلاں شخص آپ کو برا بھلا کہتا ہے۔ آپ خبر دینے والے کو ہمراہ لے کر اس شخص کے پاس پہنچے۔ خبر دینے والا یہ سمجھتا تھا کہ آپ نے اس کو اپنی مدد کے لئے ہمراہ لیا ہے، مگر وہاں

پہنچ کر آپ نے اس شخص سے فرمایا: ”تم نے میرے سر بارے میں جو کچھ کہا ہے اگر صحیح ہے تو خدا میری مغفرت فرمائے، اور اگر جھوٹ ہے تو خدا تمہاری مغفرت فرمائے“۔ یہ کہہ کر واپس چلے آئے۔

صبر و تحمل:

حضرت عروہ بن زبیر عبد الملک کے پاس شام گئے ہوئے تھے، ایک روز وہ اپنے لڑکے کو ہمراہ لے کر شاہی اسپتال دیکھنے گئے، لڑکا ایک گھوڑے پر سوار ہوا، جس نے اسے پٹخ دیا، اور اس کے صدمے سے وہ جاں بحق ہو گیا۔

اس کے بعد ہی عروہ کے پاؤں میں ایک نہایت زہریلا پھوڑا نکلا۔ اطباء نے کہا: ”پاؤں کاٹ دینا چاہیے ورنہ زہر سارے جسم میں پھیل کر ہلاکت کا باعث ہوگا“ حضرت عروہ نے اپنا پاؤں کٹوانے کے لئے آگے بڑھا دیا۔

طیب نے کہا۔ ”تھوڑی سی شراب پی لیجئے تاکہ تکلیف کا احساس کم ہو“ جس مرض میں مجھ کو صحت کی امید بھی ہو، میں اس میں بھی حرام شے سے مدد نہیں لوں گا“ حضرت عروہ نے جواب دیا۔

”تو پھر کوئی بے ہوش کر دینے والی دوا ہی استعمال کر لیجئے۔ طیب نے مشورہ دیا۔

”صاحب! میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میرے جسم کا ایک عضو کاٹا جائے اور

میں اسکی تکلیف محسوس نہ کروں“

جب پاؤں کاٹنے لگے، تو چند آدمی بیٹھانے کے لئے آئے۔ حضرت عروہ نے پوچھا تمہارا کیا کام ہے؟

”تکلیف کی شدت میں صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے، اس لئے آپ کو سنبھالنے کے لئے آئے ہیں“ انھوں نے جواب دیا۔

حضرت عروہ نے فرمایا۔

”انشاء اللہ! مجھے تمہاری امداد کی ضرورت نہیں ہوگی“

طیب نے اذراوں سے پاؤں کاٹ دیا، حضرت عروہ نہایت استقلال کے ساتھ بیٹھے رہے، ان کی زبان تسبیح و تہلیل میں مشغول تھی، جب خون بند کرنے کے لئے زخم کو داغایا تو درد کی شدت سے بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے تو کٹا ہوا پاؤں منگا کر دیکھا اور آٹ پلٹ کر اس سے فرمایا۔

”اس ذات کی قسم جس نے تجھ سے میرا بوجھ اٹھوایا، اس کو خوب معلوم ہے کہ میں تیرے ساتھ کسی حرام راستے پر گامزن نہیں ہوا“

حضرت عروہ بیٹے کے انتقال اور پاؤں کے کٹنے کی مصیبت پر بھی صبر و شکر کرتے اور کہتے:

”اللہ تیرا شکر ہے کہ میرے چار ہاتھ پاؤں میں سے تو نے ایک ہی لیا اور تین باقی رکھے اور چار بیٹوں میں سے ایک ہی لیا تو بہت کچھ باقی رکھا ہے، اگر کچھ مصیبت میں مبتلا کیا ہے تو بہت دنوں عافیت میں بھی رکھا ہے“

(اسلامی زندگی)

راشدہ نذیر پنہاں

شوقِ جنت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو بنایا تو اپنے مقرب فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ تم جاؤ اور اس کو دیکھو کہ ہم نے اس کو کیا بنایا ہے اور اس میں ہم نے کبھی کبھی نعمتیں پیدا کی ہیں (چنانچہ وہ گئے اور انھوں نے جا کر جنت کو اور راحت و لذت کے ان سامانوں کو دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے اس میں تیار کئے ہیں اور پھر حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

خداوند! آپ کی عورت و عظمت کی قسم آپ نے تو جنت کو اتنا حسین بنایا ہے اور اس میں راحت و لذت کے ایسے ایسے سامان پیدا کئے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ جو کوئی بھی اس کا مال سُن پائے گا وہ اس میں ضرور پہنچے گا (یعنی دل و جان سے اس کا طالب بن جائے گا اور پھر اس میں پہنچنے کے لئے جو اچھے اعمال کرنے چاہئیں وہ پوری استعدادی کے ساتھ وہی اعمال کریگا اور جن بُرے کاموں سے بچنا چاہیے ان سے پوری طرح بچے گا اور اس طرح وہ اس میں پہنچ ہی جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو سختوں اور مشقتوں سے گھیر دیا، یعنی جنت کے گرد شرعی احکام کی پابندی کا بازو لگا دیا، جو طبیعت اور نفس کے لئے بہت شاق اور گراں ہے، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں پہنچنے کے لئے احکام و اطاعت کی گھائی عبور کرنے کی شرط لگا دی نہیں

طبیعتوں کو اور نفسوں کو بڑی سختی اور دشواری محسوس ہوتی ہے اور پھر جبریل سے فرمایا اب پھر جاؤ اور پھر اس جنت (اور اس کے گرد اگر دنگائی ہوئی تھی بازہ کو) دیکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ پھر گئے اور جا کر جنت کو پھر دیکھا اور اس مرتبہ آکر فرمایا کہ خداوند! قسم آپ کی عزت و عظمت کی۔ اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جاسکے گا (مطلب یہ ہے کہ جنت میں جانے کے لئے شرعی احکام کی گھائی کو عبور کرنے کی جو شرط آپ کی طرف سے لگا دی گئی ہے، وہ نفس اور نفسانی خواہشات رکھنے والے انسان کیلئے اتنی شاق اور اس قدر دشوار ہے کہ اس کو کوئی بھی پورا نہ کر سکے گا، اس لئے مجھے ڈر ہے کہ اب اس جنت کو شاید کوئی بھی حاصل نہ کر سکے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بنایا تو پھر جبریل سے فرمایا کہ جاؤ اور ہماری بنائی ہوئی دوزخ (اور اس میں انواع و اقسام کے عذاب کے جو سامان پیدا کئے ہیں ان کو) دیکھو چنانچہ وہ گئے اور جا کر اس کو دیکھا اور آکر عرض کیا۔ خداوند آپ کی عزت کی قسم (آپ نے تو دوزخ کو ایسا بنا یا ہے کہ میرا خیال ہے کہ) جو کوئی بھی اس کا حال سن لے گا وہ کبھی بھی اس میں نہ جائے گا (یعنی ایسے کاموں کے پاس نہیں جائے گا جو آدمی کو دوزخ میں پہنچانے والے ہیں) اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو شہوات اور نفسانی لذات سے گھیر دیا (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشات و لذات والے وہ اعمال جن میں انسان کی طبیعت و نفس کے لئے بڑی کشش ہے، جنہم کے گرد ان کی بازہ لگا دی اور اس طرح جنہم میں جانے

کے لئے بڑی کشش پیدا ہوگی) اور پھر اللہ تعالیٰ نے جبریل سے فرمایا، اب پھر جا کر اس دوزخ کو دیکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جبریل پھر گئے اور جا کر اس کو (اور اس کے گرد شہوات و لذات کی جو بازہ لگائی گئی تھی اس کو) دیکھا اور عرض کیا۔ خداوند آپ کی عزت و جلال کی قسم اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ سب انسان اس میں نہ پہنچ جائیں (مطلب یہ ہے کہ جن شہوات و لذات سے آپ نے جنہم کو گھیر دیا ہے ان میں نفس رکھنے والے انسانوں کے لئے اتنی آبر و کشش ہے کہ ان سے رکتا بہت مشکل ہے اور اس لئے خطرہ ہے کہ ساری اولاد آدمی نفسانی لذات و شہوات کی کشش سے مغلوب ہو کر دوزخ ہی میں نہ پہنچ جائے) (ترمذی - ابوداؤد، نسائی)

اس حدیث میں خاص ہمارے لئے سبق یہ ہے کہ نفسانی خواہشات جو بظاہر بڑی لذیذ اور بہت مرغوب ہیں ان کا انجام آخرت میں ناامیدی کے زہریلے تیر سے زخمی ہو کر ہمیشہ کے لئے دوزخ میں جلنا ہے اور احکام خداوندی کی پابندی والی زندگی جس میں ہمیں بڑی رحمت اور شفقت محسوس ہوتی ہے اس کا انجام جنت ہے جہاں ایسی ایسی چیزیں ہیں جو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں، جہاں ایسے ایسے ساز سامان ہیں جو دنیا میں آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوئے، جہاں انسان ہمیشہ رہے گا، جہاں موت نہیں ہے، جہاں مسرتیں ہیں، خوشیاں ہیں اور ان سب بڑھ کر حق تعالیٰ کی رضا و دائمی۔ وہ اس لئے کہ "وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ" اللہ کی رضا بڑی چیز ہے، اللہ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

ذلت دیتا ہے مگر شرعی احکام پر عمل کرنے والوں کو دنیا میں بھی عزت دیتا ہے اور آخرت میں بھی سر بلند کرتا ہے تو کیا ہم یہ مشقت نہیں برداشت کر سکتے۔ ہماری یہ دنیوی زندگی جو مشکل سے ستر اسی سال یا اس سے زیادہ یا کم ہے۔ خیر کچھ بھی ہے، فانی ہے اور آخرت کی زندگی لافانی ہے۔ جہاں اپنے اپنے عملوں کا اجر ملتا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہو نہ تاری ہے

اگر ہم نے دنیا میں کار خیر کئے ہوں گے تو ہم جنت کے مستحق ہوں گے اور اگر معصیت کی زندگی گزار رہے ہوں گے تو اس کا انجام جہنم ہے جہاں کا ایک لمحہ عمر بھر کے عیش و آرام کو بھلا دے گا اور جنت۔۔۔ جہاں قدم رکھتے ہی زندگی بھر کے دکھ درد اور کلفتیں فراموش کر دے گی۔

اللہ جل شانہ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم بھی اپنے نفسوں پر غالب آجائیں اور شرعی حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی اصلی منزل یعنی جنت میں پہنچ جائیں خدا ہمیں بھی سختیوں پر تحمل کرنے کا جذبہ عطا فرمادے اور ہمیں ایسی کامیابی دے جس سے ہم جنت کے گرد لگی ہوئی سختیوں اور مشقتوں کی بارش کو بلا خوف خطر پار کر کے اللہ عزوجل کے جوار رحمت میں جاگہ پاسکیں۔ آمین ثم آمین

تدم چوم لیتی ہے خود بڑھ کے منزل
سافر اگر اپنی ہمت نہ ہائے

استاذ علی طس نظامی

ترجمہ محمد حسینی

دوسری شادی

کل میں ایک دوست سے ملنے گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بہت کبیدہ خاطر اور مضمحل نظر آ رہے ہیں، ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ کوئی اندرونی بیمار کا ہے جو ان کو زندہ حال اور کمزور کئے دیتی ہے، یا وہ کسی گہری فکر میں مبتلا ہیں۔ میں نے جب ان سے اس گہری فکر کی وجہ پوچھی تو پہلے تو انھیں کچھ تردد ہوا لیکن بعد میں انھوں نے مجھ سے کہا کہ چونکہ آپ میرے محسن دوست اور راز دار ہیں اس لئے آپ سے بتانے میں کچھ حرج نہیں، بات دراصل یہ ہے کہ میں دوسری شادی کرنا چاہتا ہوں اور اس سلسلہ میں آپ کی رائے بھی سننا چاہتا ہوں میں نے کہا کہ آخر آپ کی بیوی کہاں گئیں جو آپ ایسی باتیں سوچنے لگے۔ کہنے لگے کہ وہ بخیریت ہیں اور اپنے حال میں، میں نے کہا تو کیا ان کی کوئی بات، یا کوئی عادت آپ کو ناگوار گزری یا اسکی فرما برداری اور محبت میں آپ نے کوئی کمی دیکھی، یا کوئی بے دینی اور بد اخلاقی کی بات ان سے سرزد ہوئی۔ آخر معاملہ کیا ہے؟

کہنے لگے۔ "تو یہ کیجئے، ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔"

میں نے کہا۔ پھر یہ دوسری شادی کا خواب کیوں دیکھا جا رہا ہے یہ

سن کر انھوں نے کہا:-

”بھائی بات یہ ہے کہ میری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ فسق و فجور سے جہاں تک ہو سکے دور رہا جائے، بہت دن سے میں اپنی بیوی کے ساتھ ہوں لیکن اب ان میں وہ بات نہیں رہی، جس کی وجہ سے پہلے میرے دل میں کسی اور عورت کا خیال نہیں آتا تھا اور میری نگاہ کسی اور پر نہ پڑتی تھی، ایک طویل عرصے سے ساتھ رہنے کی وجہ سے میرے اندر ایک اکتاہٹ سی پیدا ہو چلی ہے اور کوئی کشش اور دل آویزی باقی نہیں رہی جو میرے خیالات اور میری نگاہ کو محفوظ رکھ سکے۔“

میں نے کہا ”انوس! آپ نے ان کے اخلاص و محبت اور وفا شکاری فریاداری کا بھی بدلہ تجویز کیا ہے، عجیب بات ہے آپ اپنے نفس کی آواز کو بہت توجہ سے سنتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ عقل کی آواز ہے، نفس پرستی کی راہ اختیار کرتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ خیر و صلاح کا راستہ ہے۔ شیطان کے خاص حربوں میں سے ہے اور یہ اس کا ایک جال ہے جس میں آپ دیدہ و دانستہ گرفتار ہونے جا رہے ہیں۔“

اور پھر سب بڑھ کر یہ کہ کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی نئی بیوی سے زیادہ خوش اور مطمئن رہ سکیں گے، اگر آپ نے اپنے نفس کی اصلاح اور اسکی تنبیہ نہ کی تو نئی بیوی بھی کچھ روز گزرنے کے بعد پرانی ہو جائے گی، پھر اکتاہٹ کا زمانہ جس کا ذکر ابھی آپ کر چکے ہیں، پھر آپ بحسن و جمال تلاش کریں گے اور آپ کو وہ بات ”نظر نہ آئے گی، جس کو آپ کی نگاہیں ڈھونڈتی ہیں، نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ تیسری کی جستجو میں نکلیں گے، تیسری سے آپ کی نظر چوتھی پر پڑے گی، اس طرح

اگر شو شادریاں بھی کریں گے اور ساری زندگی شادی میں گزار دیں گے، اس وقت بھی آپ کا نفس کسی دوسری بیوی کے انتظار میں رہا کرے گا۔

بادشاہوں کے ساتھ ہی قصہ پیش آیا، دنیا کے ہر ہر ملک سے اچھی اور حسین سے حسین عورتیں ان کے دربار میں آتی ہیں، ان کے محل باندیوں سے بھلے رہتے ہیں تو کیا ان سب چیزوں سے ان کی سیری ہو سکتی! کیا اس کی وجہ سے انہوں نے کسی نامحرم کی طرف نظر اٹھانا ناگناہ سمجھا؟ کیا انہوں نے دوسری عورتوں کے حصول کی کوشش نہیں کی۔

پھر خدا کے لئے ذرا سوچتے کہ کیا شادی صرف اسی نفسانی غرض کے لئے کی جاتی ہے، آخر وفا بھی کوئی چیز ہے، حقوق اور تعلقات کی بھی کوئی حیثیت ہے، اولاد اور اس کے مضمرات کا بھی کوئی مطالبہ ہے، کیا زندگی صرف خواہشات ہی کا نام ہے؟

کیا کوئی شوہر اپنی ساری عمر انھیں لذتوں میں گزار سکتا ہے، اس کے لئے تو چند لمحات اور خاص اوقات ہوتے ہیں، باقی عمر اسی کی حقوق اور تعاون وغیرہ میں گزرتی ہے، ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر سوچنے، زندگی کی اور ضروریات کی طرف توجہ کرنے، اولاد کی تربیت، ماضی کے جائزے اور مستقبل کی تیاریوں میں گزارتے ہیں۔

کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس حالت میں دو بیویوں کے ساتھ آپ چین و اطمینان سے زندگی بسر کر سکیں گے اور آپ کو سکون میسر ہو سکے گا؟ کیا آپ اپنے لڑکے اور بیوی سے دشمنی مول لے کر ایک نئی عورت کو اپنے گھرا میں لائیں گے، جو وہاں کے

ماحول کے لئے بالکل اجنبی ہوگی۔
میسر دوست زمانہ بدل چکا ہے اور قدریں کچھ سے کچھ ہو گئی
ہیں، تم اپنی بیوی کے اخلاص و محبت پر نظر کرو، اس کے پہرہ اور جسم کو دیکھ کر
فیصلہ مت کرو۔

میں نے حُسن کے سلسلہ میں کئی کتابیں پڑھی ہیں، رُب زیادہ خوبصورتی
کی تعریف یہ پڑھی ہے، در بیشک حُسن و جمال در حقیقت اخلاص ہے۔
یاد رکھو اگر حسین سے حسین عورت تم سے خیانت کرے اور تم کو دھوکہ دے فریب
دے تو اس کو بدترین سمجھو اور اگر ایک سیاہ فام اور بھدے پیرے والی
خاتون تم سے اخلاص کا برتاؤ کرے تو تم اسکو خوبصورت ترین خاتون جانو۔
(مقالات فی کلمات)

دا: تعداد زوج کے سلسلہ میں اللہ کا حکم ہمیشہ باقی رہے گا، لیکن یہ جائز ہے نہ کہ واجب۔

مکاتیب یورپ

مولانا سید ابوالحسن علی ہمدانی ۱۹ ستمبر ۱۹۶۳ء
کو اسلامک سنٹر (جنیوا) کی دعوت پر جنیوا تشریف لے گئے اور یورپ کے مختلف ملکوں کا
دورہ کیا، ان شہروں میں لندن، پیرس، گلاسگو، جنیوا، برن اور پین کے شہر
قابل ذکر ہیں، اس سفر کے دوران مولانا نے محترم نے اپنے عزیز بڑوں اور دوستوں کے
مختلف خطوط بھیجے۔ ان خطوط میں ان ملکوں کی دینی، اخلاقی، تاریخی اور تمدنی حالت پر
سیر حاصل تبصرہ ہے، وہاں کے علمی اداروں، مشہور شخصیتوں اور قابل دید آثار و مقامات کی
تذکرہ شامل ہے۔

وقت عمر - ۱

لکھنؤ کا پتہ: مکتبہ اسلام، ۳۴، گوئن سٹریٹ، لکھنؤ

ذرائع اصول

(۱) انسانی شرافت یہ ہے کہ جس کام کو علانیہ اور بھری محفل میں کرنے سے
شرم محسوس ہو، اس کو اپنے خلوت خانوں میں نہ ہونے دو۔

(۲) افلاطون سے پوچھا گیا کہ وہ کون سی حق بات ہے جس کا بیان نہ کرنا ہی
بہتر ہے۔ اس نے جواب دیا۔ "اپنی تعریف"۔

(۳) کم خوری سے جسم کو آرام ملتا ہے۔ مصیبت پر بہز کرنے سے نفس کو رحمت ملتی
ہے۔ بے تکلفی اور سادگی قلب کو آسودہ کرتی ہے اور کم گوئی زبان کو رحمت بخشتی ہے۔

(۴) وہ شخص جو لوگوں کو خیر و برکت کی تعلیم دیتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا، ایسے اندھے
کے مانند ہے۔ جس کے ہاتھوں میں روشن چراغ ہو، جس سے وہ خود تو روشنی

سے محروم ہو لیکن دوسرے اس روشنی سے فائدہ حاصل کریں۔

(۵) جو راز کو افشا کرے وہ انتہائی کمزور ہے۔ اور قوی وہ ہے جو غصہ پر قابو
پالے۔ فقر و فاقہ کو چھپانے والا صابر ہے۔ قناعت کرنے والا مالدار ہے۔

(۶) قیامت کے روز ظالم بادشاہ اور اس شخص کو جس کو لوگ صالح سمجھتے ہیں
اور وہ صالح نہ ہو (یعنی ریاکار ہو) سخت عذاب ہوگا (سوطی)

(۷) ابن آدم سے ابلیس لعین کے تین مطالبات ہیں (۱) غرور و تکبر،
(۲) عمل کو زیادہ سمجھنا (۳) احساس گناہ کا ختم ہو جانا۔

(۸) حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو علم کی دولت عطا کرتا ہے تو
اس سے کتمان علم نہ کرنے کا عہد لے لیتا ہے۔

یہ یورپ ہے

یورپ میں چوریوں اور ڈکیتوں کی گرم بازاری

- برطانوی پولیس نے ایک شخص اور اسکی بیوی کو گزشتہ اگست کی ۸ تاریخ کو لندن کی ایک ڈاک گاڑی پر ڈاکہ ڈالنے کے جرم میں گرفتار کیا ہے اور ان دونوں کی گرفتاری سے اس جرم میں قید ہونے والوں کی تعداد سترہ ہو گئی ہے اور ان قیدیوں میں تین عورتیں ہیں، ان ڈاکوؤں نے گاڑی سے ۲۶ لاکھ اسٹریلینی چرایا ہے جس میں پولیس اب تک بہت تھوڑی مقدار واپس لے سکی ہے۔
- برطانوی پولیس (اسکاٹ لینڈ یارڈ) نے برطانیہ اور یورپ کے سارے جراحوں سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ڈاکہ گاڑی کے ڈاکہ دہیں جس میں ۷۳ ملین ڈالر کی چوری ہوئی ہے) سے متعلق اپنی شکل و صورت اور چہرہ تبدیل کرنے کے لئے آئے تو اسے فوراً اطلاع دیں۔

- مسٹر بٹلر برطانیہ کے نائب وزیر اعظم کے گھر ایک مہینہ میں دو مرتبہ چوری ہوئی ہے اور دوسری مرتبہ چوروں نے خود بٹلر کا بیگ اور انکی لاکھی کی گھڑی اور دوسری قیمتی چیزیں چرائیں۔

- کچھ نقاب پوش اشخاص نے "سٹرائٹ" محلہ میں ایک کمپنی کے گودام پر

ڈاکہ ڈالا اور چوکیداروں کو شکست دے کر تقریباً تیس ہزار اسٹریلنگ کے ہتھیار اور قیمتی چیزوں کو لے کر فرار ہو گئے، انگلینڈ میں یہ تیسرا بار اڈاکہ ہے جو ایک مہینہ کے اندر واقع ہوا ہے۔

● سنی آئی۔ ڈی پولیس نے وائیکنگ میں ایک اسورٹ ازیٹ نامی بائیس سالہ بڑی عورت کو اس وقت گرفتار کیا جب وہ وائیکنگ کے فوٹو دارا فسر کی بیس پوپا پطرس کی خانقاہ میں تراش رہی تھی!!!

سفید غلاموں کی تجارت

- کوئینس کاپولیس نے بے جانی اور فحش کاری پھیلاتے کے حاملہ کا سراغ لگا رہی ہے اور اس کی ایک رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک چھوٹے سفارت خانے کا ذمہ دار کچھ منافع پر سفارت خانے کے جمانوں کے لئے انکیاں فراہم کرتا ہے! اور اس سلسلہ میں بیس لاکھوں سے جن کی عمریں ۱۸-۲۰ سال کے لگ بھگ ہیں۔ سوال وجواب کیا گیا تو انہوں نے یہ اعتراف کیا کہ وہ کوئینس کاپولیس کے ہوائی اڈہ پر کچھ لوگوں سے ملاقات کے لئے کبھی جاتی ہیں جس کا مواضعہ انہیں تقریباً ۲۵۰ اور ۷۰۰ سو کروڑ ملتا ہے، اور سفارت خانہ کے اس ذمہ دار کو بھی اس کا کمیشن دیا جاتا ہے!!!

عورت کی ذہنیت!

- ایک فرانسیسی شوہر نے یہ دلچسپ واقعہ بیان کیا، اس نے بتایا

کہ۔۔ " ایک بڑے حین اور پارٹی میں شرکت کے لئے مجھے دعوت نامہ ملا، وقت مقررہ پر میں اپنی بیوی کے ساتھ اپنی موٹر پر روانہ ہوا، جب ہم اس جگہ کے قریب پہنچے تو اپنے پیچھے ایک دوسری موٹر کا ہارن سنا میں نے اس کو راستہ دے دیا اور وہ موٹر گزر گئی، لیکن تھوڑی ہی مسافت طے کرنے کے بعد وہ ٹھہر سی گئی اور میں گزرتے کے لئے راستہ دے دیا لیکن میں آگے بڑھا ہی تھا کہ پھر اس موٹر کے ہارن تیزی سے سُنائی دینے لگے، میں نے دوبارہ اس کو راستہ دیا، اسی طرح مسلسل ہوتا رہا یہاں تک کہ ہم منزل پر پہنچ گئے اور وہ دوسری موٹر بھی اسی جگہ آرہی تھی، موٹر کی اور اس میں سے ایک خاتون نکلی، میں اس کی طرف اس واقعہ کے متعلق دریافت کرنے کے لئے بڑھا کہ شاید میری ہی وجہ سے ایسا پیش آیا ہو اور میں اس سے بے خبر رہوں۔ لیکن وہ مسکرائی اور اس نے کہا کہ۔۔

" نہیں، بالکل نہیں۔۔ واقعہ یہ ہے کہ میں نے تصاریک جو کالے کپڑے دیکھے تو وہ میرے کپڑوں سے ملنے جلنے اور ہم رنگ تھے۔۔۔۔۔ میں یہ فدی کہہ میں اس کی کھٹ بھانٹ اور سیلابی بھی تو بھیاں نہیں ہے، اسی کی تخمین کرنا چاہتی تھی!!

(حضرت قاسم دشتی)

امور خانہ داری

نگہداشت و پرداخت

سردیوں کے دن آئے، ننھے ننھے شیرخوار بچوں کی نگہداشت کی ذمہ داریاں کچھ زیادہ بھگائیں۔ اگر آپ اکثر و بیشتر (ہو سکے تو روزانہ) بدن پر (سرسوں کا) کڑھا تیل مالش کر دیا کریں تو انھیں بدن میں طاقت ملے گی، دورانِ خون بڑھے گا تو خون زیادہ مقدار میں صاف ہوگا اور صحت اچھی بنے گی۔ دُبلے پتلے بچوں کا جسم تیل کی مالش سے قوی ہوتا ہے۔ سردیوں میں اگر ایک بائٹھل پتھر بزرگ گھس کر تیل میں ڈال دیا جائے تو یہ زیادہ مفید ہے کیونکہ اس بائٹھل سے تیل سے جسم کو گرمی بھی ملتی ہے۔

سردیوں کے دنوں میں آفتابی شعاعیں بھی بچوں اور کمزوروں کے لئے بہت مفید ہے۔ سورج کی کرنوں میں ایک خاص قسم کی وٹامن ہوتی ہے جسے وٹامن ڈی کہتے ہیں۔ یہ بچوں کے نشوونما اور کمزوروں کی صحت بنانے میں معاون ہے۔ جن کم عمر لوگوں کی آنکھوں کی بینائی کم ہوگی، ہو تو سورج کے سامنے کچھ دیر تک روزانہ آنکھ بند کر کے کھڑا رہنا فائدہ مند ہے۔ اس طرح کہ آنکھوں کے بند ہونے پر سورج کی روشنی پڑتی رہے۔

کبھی کبھی بوسے شکر و اور بزرگوں کے چھوٹے چھوٹے سچے
بھی دنیاوی راہوں میں شعل برایت ثابت ہوتے ہیں، لہذا وقتاً فوقتاً
ان مقولوں کو بھی شائع کرانے رہنے سے قارئین کے ذوق پسندیدگی
کی تسکین ہوگی۔ چند مستونے درج ذیل ہیں:-

”اپنے فریض کی نراستی کو سمجھنا اور اس پر خاموشی سے عمل کرنا
ظن و تشنہ کے لئے بہترین علاج ہے

غصہ کے رقت خود آپ کا خون جلتا ہے، اپنے آپ کو غصہ کی
آگ سے بچائیے“

پھولوں کی خوشبو سے، نزدیک کی نئی بھی خوشبودار ہو جاتی ہے۔
آپ کی خوش مزاجی سے آپ کے گھر میں بہار آئے گی، آپ کے پڑوسی
آپ پر نشانہ رہیں گے، آپ کا محلہ پرسکون رہے گا۔

صرف ”حال“ یعنی موجودہ وقت آپ کا اپنا ہے جس طرح چاہیں استعمال
کریں، اضنی پر کسی کا اختیار نہیں، مستقبل کا کوئی بھروسہ نہیں۔

ظفر آدمی اس کو نہ جانے گا وہ کیسا ہی ہو صابن و نم و دیکھا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے عیش میں خود خدا نہ رہا

ثریا قر شیبی

ہمارا دسترخوان

گاجر کا حلوا :-

اشیاء :- گاجر عمدہ ایک سیر، دودھ دو سیر، چینی آدھ سیر،
پستہ، زعفران، کیوڑہ حسب ضرورت،

متر کباب :- گاجر کو چھیل کر دھو میں، اس کے بعد
کدکشی میں کس لیں، زنج کی ہڈی چھوڑ کر، دودھ چوٹھے پر رکھ دیں۔
اُبلنے پر کتری ہونی گاجر دودھ میں ڈال دیں، آنچ تیز کر کے جلدی
گاڑھا، گاڑھا ہونے پر پینی ڈال دیں اور اسے کھنگیر سے ہلاتی جائیں،
خشک ہونے پر گھی اور میوے کتر کر ڈال دیں، دھیمی آنچ پر بھون
لیں۔ جب خوشبودار بنے لگے تو زعفران، کیوڑہ ڈال دیں اور گھری پلٹ
میں بہا دیں، اوپر سے پستہ کی ہوائی چھڑک دیں، ٹھنڈا ہونے پر نوش
کریں، بہت ہی لذیذ ہوگا۔

گاجر کا مربہ :-

اشیاء :- گاجر ایک سیر، دودھ ایک سیر، چینی ایک سیر،
گھی آدھ سیر، کیوڑہ، زعفران حسب پسند
متر کباب :- گاجر کو کچھے کی طرح باہر ایک کتر میں اور گھی
میں لال کر کے تلیں، پھر دودھ میں پینی ڈال کر، دو تار کا قوام تیار کریں،

قوام تیار ہونے پر گاجر کے تلے ہوئے لچھے قوام میں ڈال دیں تھوڑی دیر بعد زعفران کیوڑہ ڈال کر اُتار لیں۔ جہازوں کو پیش کرنے کے لئے قابل فخر چیز ہے۔

گو بھی کی فرنی:

اشیاء:- گو بھی ایک عدد، دودھ دو سیر، میوہ حسب

ضرورت، پیننی پاؤ بھر،

ترکیب:- گو بھی کو بار ایک کتر لیں۔ خیال رہے کہ سبزی ذرا بھی نہ آنے پائے، دودھ کو چولھے پر رکھ دیں، جوش آنے پر کتری ہونی گو بھی ڈال کر آہستہ آہستہ چلائیں، گاڑھا ہونے پر چینی اور باقی اشیاء ملا لیں۔ فرنی تیار ہے۔

چاول کی چٹنی:

اشیاء:- کچے چاول آدھ سیر، دال چنے کی پاؤ بھر تیل آدھ سیر، سیاہ مرچ ایک تولہ، پودینہ، نمک حسب پسند۔

ترکیب:- چاول بھگو کر دو گھنٹہ رہنے دیں اچھی طرح بھیگ جانے پر تیل پر بار ایک میں لیں، پودینہ بار ایک کتر چاول میں ملا لیں۔ سیاہ مرچ اور نمک بھی سفوف کر کے ڈالیں، چنے کی دال کو اچھی طرح بھگو کر وہ بھی چاول سے ہوئے میں شامل کر لیں، اب چولھے پر تیل پکائیں (دیکھئے) میں اوپر اشیاء میں انڈا لکھنا بھول گیا ہوں، آپ انڈے کو بھی چاول میں شامل کر کے خوب اچھی طرح پھینٹ لیں، جب گلگلے بیا

چاول ہو جائے تو بڑے چمچے سے تیل میں ڈالیں، دال جب سُرخ ہو جائے تو اُتار لیں، گرم گرم نوش فرمائیں بہت ہی لذیذ ہوگا، اس سے آپ حاذق کی تواس اچھی طرح کر سکتی ہیں۔ لیکن اس کے لئے آپ کو پے ہوئے خشک چاول رکھنے ہوں گے۔

(عفت لاہور)

بچوں کی

قصص الانبیاء

از: امیر القاسم - اب سے کئی سال پہلے بچوں کے لئے قصص الانبیاء کے اٹک اٹک تھے

طبع ہوئے تھے، اب ان کو آکر کے سب سے دھتے شائع ہو چکے ہیں

حصہ اول اس میں حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح علیہم السلام

کے بچے اور نوجوان حالات درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ

حصہ دوم اس میں حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت یونس، حضرت زینب علیہم السلام

کے حالات و واقعات درج ہیں قیمت ایک روپیہ بیسے پیسے

مشاہیر اسلام اور

بزرگان دین کی سیرت کا مطالعہ حرارت اور جذبہ عمل کے ساتھ ساتھ انسانیت بھی خواہوں کو ملی

کہ اور اور - شرح فکر مختار ہے۔ زبان آسان، خط صاف، مضامین صحیح اور مستند ہیں۔

۱۰۳	حضرت بلالؓ	۲	حضرت سلمان فارسیؓ
۱۰۴	حضرت انس بن مالکؓ	۳	حضرت ابن عباسؓ
۱۰۵	حضرت اسامہؓ	۴	حضرت طلحہؓ
۱۰۶	حضرت سید بنی ہاشمؓ	۵	حضرت ابوذر غفاریؓ
۱۰۷	حضرت امیرؓ	۶	حضرت ابن عمرؓ
۱۰۸	حضرت جلد رکن بن جعدؓ	۷	حضرت زبیر بن عوامؓ

مکتبہ اسلام، ۳ گون روڈ لاہور